السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اپنی بیوی کوایسے آشیانہ میں چھوڑکر سفر آخرت پرروانہ ہواجہاں عزت وآبرواورجانی تحفظ نہیں ہے۔ اس کاذاتی مکان یاترکہ بھی نہیں ،کیا اس کی بیوی اس پر وحشت ماحول اوراجنبی گردوپیش میں عدت کے ایام گزارے یااپنے والدین کے ہاں عدت گزارنے کی اجازت ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس عورت کاخاوند فوت ہوجائے ،حدیث کی روشنی میں اسے درج ذیل امورکی پابندی کرناضروری ہے:

جس گھر میں خاوندکی وفات کے وقت رہائش پذیر ہووہیں چارماہ دس دن گزارنایا حمل کی صورت میں وضع حمل تک وہاں رہناضروری ہے۔اس گھر سے بلاوجہ باہر رہناجائز نہیں ہے۔

اسے خوبصورت لباس پہننے کی بھی اجازت نہیں ہے بلکہ سادہ لباس زیب تن کر کے یہ دن گزارے جائیں ،کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کاحکم دیا ہے۔

دوران عدت سونے چاندی اورہیرے جواہرات وغیرہ کے زیورات بھی نہیں پہنناچاہیے ،یعنی ہار،کنگن اورانگوٹھی وغیرہ انہیں زیورات میں شامل کیاجاتا ہے لہٰذاان کے استعمال سے اجتناب کرے ۔

خوشبواوردیگرعطریات کے استعمال سے بھی پرہیز کرے لیکن حیض سے فراغت کے بعدبودورکرنے کےلئے خوشبووغیرہ استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے ۔

سرمہ اورپاؤڈروغیرہ جوکہ چہرے کی زیبائش کےلئے استعمال کیاجاتا ہے ،انہیں بھی استعمال نہ کیاجائے ،البتہ غسل کرتے وقت صابن استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ان کے علاوہ کچھ پابندیاں خودساختہ ہیں ،مثلاً :کسی سے بات چیت نہ کرنا،ہفتہ میں صرف ایک بار غسل کرنا،گھر میں ننگے پاؤں چلنا یہ سب خرافات ہیں ۔اگر حالات سازگار ہوں تو بیوہ کااس مکان میں عدت کے ایام پوراکرناضروری ہے ،خواہ وہ اس کی ملکیت نہ ہو،جیساکہ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کابیان ہے کہ اس کاخاوندلپنے بھاگے ہوئےنئے غلاموں کی تلاش میں نکلاتھا ۔انہوں نے اسے قتل کردیا تومیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سےاپنے میکے جانے کے متعلق دریافت کیا کیونکہ میرے خاوندنے اپناذاتی مکان یانفقہ نہیں چھوڑاتھا ۔آپ نے اجازت دیدی ۔جب واپس جانے لگی توآپ نے مجھے آوازدی اورفرمایا :''تم اپنے پہلے مکان میں ہی رہوحتی کہ تمہاری عدت پوری ہوجائے ۔''چنانچہ میں نے عدت کے ایام اسی سابقہ مکان میں ہی بسرکئے ۔[ابوداؤد،طلاق :۲۳۰۰]

اس حدیث کی روشنی میں بیوہ کواپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارنی چاہیے لیکن بعض اوقات عدت گزارنے والی عورت میں یااس گھر کے متعلق کوئی اضطراری حالت پیداہوجاتی ہے :مثلاً :جان ومال کاخوف،عزت وآبروکا ڈر،مکان کاانہدام ،گردوپیش میں فاسق ،فاجرلوگوں کارہناجہاں اس کی جان ،عزت ،آبروکوخطرہ لاحق ہوتوایسے حالات میں وہاں سے منتقل ہوناجائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دوسری رہائش میں منتقل ہوکروہ ان احکام کی پابندی کرے جن کاذکرپہلے ہوچکا ہے ۔

صورت مسئولہ میں اگرواقعی ایسے ہی حالات ہیں ،جیساکہ ذکرکیاگیا ہے تو بیوہ کواپنے والدین کے ہاں ایام عدت گزارنے کی اجازت ہے ۔ارشادباری تعالیٰ ہے :''اللہ کسی کوطاقت سے بڑھ کر زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے ''۔[[۲/بقرہ :۲۸۶]

ایسے حالات میں بیوہ کااپنے خاوند کے گھر قیام رکھنااسے مشقت میں ڈالنا ہے ،تاہم بہتر ہے کہ اس کی والدہ یابھائی یاکوئی اورمحرم بیوہ کے ساتھ خاوند کے گھر میں رہائش رکھ لے تاکہ نصوص کی خلاف ورزی نہ ہواگرایسا ممکن نہ ہوتو اسے وہاں سےاپنے میکے منتقل ہونے پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا ۔محقق ابن قدامہ نے اس موضوع پر تفصیل سے لکھا ہے ۔[مغنی ابن قدامہ ۱۱/۲۹۲]

عرب شیوخ نے بھی ایسے حالات میں بیوہ کواپنے خاوند کے گھر سے باہر عدت کے ایام پورے کرنے کی اجازت دی ہے ۔(فتاویٰ نکاح وطلاق ،۴۷۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:304